سورہ بقرہ کی آیت ۱۶۵ سے استدلال کیا ہے کہ "جو شخص کسی مخلوق کے ساتھ ویسی ہی محبت رکھتا ہے جو اس کو خدا تعالیٰ کے ساتھ رکھنی چاہیے تو وہ مشرک ہے۔" (ص ۸) توحیدِ الوہیت کے قائل کے متعلق فرمایا کہ اُس کی "محبت اور عبادت کا منتہی اور مقصود اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور کوئی دوسرا بالاستقلال اس کا محبوب نہیں ہوتا۔" نیز "وہ جانتا ہے کہ مامورات کا بجالانا اور محظورات کا ترک کرنا خدا تعالیٰ کو پسند ہے اس لیے وہ ایسا ہی کرتا ہے۔" (ص ۹) آخری نتیجہ یہ نکالا ہے کہ "دین کا ملخص یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی جائے اور بس۔" (ص ۸۴)۔

معمولی درجے کے خواندہ طبقے کے فہم سے یہ کتاب قدرے بلند ہے، کیونکہ اس کی بحثیں علمی ہیں۔

---

**احیائے اسلام اور معلّم** — از جناب خرم جاہ مراد، ڈائریکٹر جنرل اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر (انگلینڈ)

ناشر: ادارۂ تعلیمی تحقیق، تنظیمِ اساتذۂ پاکستان — ۸۔اے ذیلدار پارک، اچھرہ لاہور۔ خوبصورت طباعت و رنگین ٹائیٹل۔ صفحات ۴۸۔ قیمت ۵۰/۴ روپیہ

خرم جاہ مراد تحریکِ تصورِ اسلام کے علمبردار ایک دانشور محقق ہیں۔ اور ایک ممتاز ادارے کے سربراہ۔ تنظیم اساتذہ پاکستان کی سندھ تعلیمی کانفرنس (منعقدہ ۲۸ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۷۹ء) میں انہوں نے دو مختصر تقریریں کیں۔ جو اس پمفلٹ میں جمع کی گئی ہیں۔

خرم جاہ مراد نے یہ صورتِ حالات واضح کر کے کہ "اسلام کے لیے جو جدوجہد اور کشمکش برپا ہے وہ زندگی کے ہر دائرے میں حاوی ہے" اساتذہ کو توجہ دلائی کہ "سارے میدانوں میں سب سے زیادہ اہم تعلیم ہی کا میدان ہے۔" اور "اس جدوجہد میں سب سے زیادہ اہم مقام ایک استاد کا مقام ہے۔" نیز تعلیم کے مقصد کو یوں متعین کیا کہ وہ ہمارے مقاصد و تصورات اور روایات و تہذیب کی حفاظت کرے۔ ایک جگہ مراد صاحب کہتے ہیں کہ "میں سیاسی عمل کی اہمیت کو کم نہیں کرنا چاہتا" مگر "اُس نوجوان کے ذہن اور رُوح کے میدانِ جنگ کوئی کم اہم نہیں ہیں۔ جو آپ کے پاس تعلیم کے لیے آتا ہے۔" (ص ۳۴، ۳۵) ۔ یہی نقطۂ نظر ہے جس پر دونوں تقریروں کی بنا استوار ہے۔

ص ۳۵، ۳۶ پر اسلامی نظامِ تعلیم کی جو چند اہم خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ وہ بڑی اہم ہیں۔